امام بیہقی کی کتاب حیاۃ الانبیاء کی شافی شرح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

محدثِ کبیر، مناظرِ اسلام، محققِ دوراں
علامہ محمد عباس رضوی

مکتبۃ المدینۃ المنورہ ○ حافظ آباد

امام بیہقی کی کتاب ''حیاۃ الانبیاء'' کی مثالی شرح

آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ

محدث کبیر، مناظر اسلام، محقق دوراں،

حضرت علامہ مفتی **محمد عباس** صاحب رضوی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ قادریہ مکتبة المدینة المنورة

سرکلر روڈ گوجرانوالہ 0431-237699 کسوکے روڈ مکہ مارکیٹ حافظ آباد:

باسمہ تعالی

نام کتاب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں واللہ

تالیف: محدث کبیر علامہ محمد عباس رضوی صاحب مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ: خادم مناظر اسلام قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سنٹر میلاد چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

ایڈیشن: دوئم ۲۰۰۴ء

قیمت.................. ۲۰۰

ملنے کے پتے

شبیر برادرز لاہور : ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ جمال کرم لاہور: مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مکتبہ قادریہ لاہور: سنی کتب خانہ لاہور

مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ فرید بک سٹال لاہور

فیضان مدینہ پبلی کیشنز کاموں کے مسلم کتابوی لاہور

مکتبۃ المدینۃ المنورۃ مکہ مارکیٹ حافظ آباد: مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

....

سلفی صاحب کی کم علمی اور علم حدیث سے ناواقف ہونے کا بین ثبوت ہے کیونکہ ایک راوی پر جرح کر کے کسی حدیث کو ضعیف ٹھہرانا صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ مجروح راوی متفرد ہو۔اور حدیث کا دارومدار اسی مجروح راوی پر ہو لیکن یہاں ایسا معاملہ ہرگز نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب اس اصول سے واقف نہیں ہیں۔

دوسرا اعتراض:

اس حدیث کی سند پر دوسرا اعتراض مولوی سجاد بخاری دیوبندی نے یوں کیا ہے۔

مگر یہ حدیث صحیح کی شرطوں پر پورا نہیں اترتی۔اول اس لیے کہ اس کا ایک راوی ہے ابوالجہم الازرق بن علی۔ یہ ثقاہت کے اس درجہ سے محروم ہے جو صحیح حدیث کی شرط ہے۔وہ صدوق ہے اور یہ توثیق کا بہت ادنیٰ درجہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عمداً جھوٹ نہیں بولتا لیکن غلطی سے روایت میں غلط سلط باتیں کہہ جاتا ہے..............الازرق بن علی بارے میں ابن حجر فرماتے ہیں

الازرق بن علی حنفی ابو الجهم صدوق یغرب من الحادیة عشرة (تقریب ص ۲۵)

ازرق علی حنفی ابوالجہم صدوق ہے۔غریب حدثیں بیان کرتا ہے۔

گیارہویں طبقہ سے ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

ذکره ابن حبان فی الثقات وقال یغرب (تہذیب التہذیب ا:۲۰۰)

ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ غریب حدثیں لاتے ہیں۔

(اقامۃ البرهان علی البطال وساوس هدیۃ الحیران (۲۴۹)

جواب

....

پہلے نمبر پر تو یہ بات ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے اور جہاں تک علامہ ابن حجر نے اس کو صدوق یغرب کہا ہے تو یہ جرح نہیں تعدیل ہے اور یہ کہنا کہ یہ ثقاہت کے اس مرتبے سے محروم ہے جو کہ صحیح حدیث کی شرط ہے۔ مردود ہے چونکہ ہم پچھلے صفحات میں بالتفصیل اور باحوالہ محدثین کرام کے حوالہ جات نقل کر آئے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اگر علامہ ابن حجر کا صدوق یُغرِبُ کہنا اس کو صحیح کے مرتبہ سے گراتا ہے تو یہ تو آپ نے صحیحین کے رواۃ کے بارے میں بھی لکھا ہے تو کیا صحیحین بھی صحت کے درجے سے گر جائیں گی۔؟

ملاحظہ فرمائیں حضرت علامہ ابن حجر صحیح بخاری کے راوی ازھر بن جمیل کے بارے میں لکھتے ہیں:

ازھربن جمیل بن جناح الھاشمی مولا ھم البصری الشطی صدوق یغرب من العاشرہ.	ازھر بن جمیل بن جناح الھاشمی مولاھم البصری الشطی صدوق یغرب اور دسویں طبقہ میں سے ہے۔

(تقریب التھذیب ۱:۲۶)

اور ایک راوی سلمہ بن رجا کے بارے میں لکھتے ہیں:

سلمة بن رجا التمیمی ابو عبدالرحمن الکوفی صدوق یغرب من الثامنة.	سلمہ بن رجا التمیمی کوئی صدوق ہے غریب احادیث لاتا ہے اور آٹھویں طبقہ سے ہے۔

(تقریب ۱:۱۳۰)

اسی طرح صحیح مسلم کے راوی خالد بن قیس کے بارے میں لکھا ہے:

خالدبن قیس بن رباح الازدی الحدّانی البصری صدوق یغرب من السابعة.	خالد بن قیس بن رباح ازدی حدانی بصری صدوق ہے غریب حدیثیں لاتا ہے۔

....

(تقریب ۱:۹۰)

تو ثابت ہوا کہ اگر ان رواۃ کی احادیث صحیحین میں ہوں اور وہ صحت کے درجے سے نہ گریں تو الازرق بن علی پر بھی اسی طرح کے الفاظ ہوں تو اس کی حدیث کیوں درجہ صحت سے گر جاتی ہے۔؟

اور پھر اس کو امام ابن حبان نے ''ثقة یغرب'' کہا ہے جیسا کہ خلاصہ تہذیب الکمال میں علامہ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی فرماتے ہیں:

وقال ابن حبان ثقة یغرب . ابن حبان نے فرمایا کہ ثقہ ہے اور غریب احادیث لاتا ہے۔

(خلاصہ تہذیب الکمال ۱:۶۴)

تو اس صفت کے راوی تو صحیحین میں بہت سارے ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ (ثقة یغرب) والا راوی صحت کے درجے سے گر جاتا ہے تو پھر تو صحیحین کے بہت سارے رواۃ درجہ صحت سے گر جائیں گے اور صحیحین کی صحت بھی مشکوک ٹھہرے گی۔ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ ثقہ یغرب کے الفاظ کس کس راوی کے بارے میں بیان کئے گئے ہیں۔

ابراہیم بن طھمان: اس راوی سے بخاری و مسلم سمیت تمام اصحاب صحاح ستہ نے روایت لی ہے۔

اس کے بارے میں علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

ثقة یغرب وتعلم فیه الارجا. ثقہ ہے غریب حدیثیں لاتا ہے۔ مرجئی ہے۔

(تقریب ۱:۳۰)

بشر بن خالد: بخاری و مسلم کا راوی ہے۔ یہ بھی ثقہ یغرب ہے۔ (تقریب ۱:۴۴)

ابراہیم بن سوید: ثقہ یغرب۔ (تقریب ۱:۲۰)

....

بشیر بن سلیمان: صحیح مسلم کا راوی۔ ثقہ یغرب۔ (تقریب ۱:۴٦)

الحسن بن احمد بن ابی شعیب۔ ثقہ یغرب۔ (تقریب ۱:٦٨)

تو اب کیا کہتے ہیں دیوبندی علماء کرام کہ یہ تمام رواۃ صحیح کے مرتبے میں ہیں یا نہیں؟ ان کی روایات صحت کے درجے تک ہیں یا کہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ یغرب اور غریب الحدیث کی اصطلاحات میں فرق نہیں جانتے ورنہ ایسا کبھی نہ لکھتے۔

ثابت ہوا کہ یہ راوی ثقہ ہے اور اگر کوئی ہٹ دھری سے کام لے اور کہے کہ ہم نہیں مانتے کہ یہ راوی ثقہ ہے اور اس کی روایت صحیح کے مقام پر ہے تو ہم کہیں گے کہ اس روایت میں اگر یہ راوی ضعیف بھی ثابت ہو جائے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ اس راوی کا متابع موجود ہے۔ جو کہ امام ابونعیم الاصبھانی کی سند میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ابونعیم کی سند۔

حدثنا علی بن محمود ثنا عبداللہ بن ابراھیم بن الصباح ثناعبداللہ بن محمدبن یحیی بن ابی بکیر ثنا یحیی بن ابی بکیرثنا المستلم بن سعید عن حجاج عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون.

بسند مذکور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(کتاب ذکر اخبار اصبھان ۲:۸۳)